فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم بر ہفتہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ ۔ ۳۰ ہجرت ۱۳۴۹ ہش ۔ ۳۰ مئی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۲۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

دُعا اسلام کا خاص فخر ہے۔ دوسرے مذاہب اِس سے بکلّی بے بہرہ ہیں

جس قدر ہوسکے دُعا کرو۔ یہ طریق اعلیٰ درجہ کا مجرّب اور مفید ہے

"دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے اس لئے جس قدر ہوسکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرّب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُم۔ تم مجھ سے دعا کرو مَیں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے۔ دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہوسکتا ہے۔ بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اسلام ہی کو ہے۔ دوسرے مذاہب اس سے بکلّی بے بہرہ ہیں مثلاً عیسائیوں نے جب یہ سمجھ لیا ہے کہ ایک انسان (جس کو انہوں نے خدا مان لیا) نے ہمارے لئے قربانی دے دی ہے۔ انہوں نے اس پر بھروسہ کر لیا اور سمجھ لیا کہ ہمارے سارے گناہ اس نے اُٹھا لئے ہیں۔ پھر وہ کونسا امر ہے جو اس کو دعا کے لئے تحریک کرے گا۔ ناممکن ہے کہ وہ گدازش دل کے ساتھ دعا کرے۔ دعا تو وہ کرتا ہے جو اپنی ذمّہ داری اور جوابدہی کو سمجھتا ہے لیکن جو شخص اپنے آپ کو بری الذمّہ تصوّر کرتا ہے وہ دعا کیوں کرے گا۔ اس نے تو پہلے ہی سمجھ لیا ہے کہ گناہ دوسرے شخص نے اُٹھا لئے ہیں اور اس طرح پر اس کے ذمّہ کوئی جوابدہی نہیں تو اس کے دل میں تحریک کس طرح ہوگی اس نے اَور شئے پہ بھروسہ کر لیا ہے اور اس طرح پر اس طریق سے جو دعا کا طریق ہے وہ دُور چلا گیا ہے۔

غرض ایک عیسائی کے نزدیک دعا بالکل بے سُود ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ اس کے دل میں وہ رِقّت اور جوش جو دعا کے لئے حرکت پیدا کرتا ہے نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح پر ایک آریہ جو تناسخ کا قائل ہے اور سمجھتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوسکتی اور کسی طرح پر اس کے گناہ معاف نہیں ہوسکتے وہ دعا کیوں کرے گا؟ اس نے تو یہ یقین کیا ہوا ہے کہ جُونوں کے چکّر میں جانا ضروری ہے اور بیل۔ گھوڑا۔ گدھا۔ گائے۔ کُتّا۔ سؤر وغیرہ بننا ہے۔ وہ اس راہ کی طرف آئے گا ہی نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۹ مئی۔ جیسا کہ کل اطلاع شائع ہوچکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ مدظلہا فرماتی ہیں کہ آپ کے نام بہت سے بھائیوں اور بہنوں کے خطوط برائے دعا آئے ہوئے ہیں اور اکثر آتے رہتے ہیں آپ بوجہ ناسازی طبع ان کے خطوط کے جواب ارسال نہیں فرما سکی ہیں تاہم آپ دعا سب کے لئے ہی التزام سے کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آپ سب بھائیوں بہنوں سے اپنے لئے بھی دعا کی درخواست فرماتی ہیں۔

● مکرم غلام احمد نسیم صاحب گی آنا سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی فضل الٰہی بشیر صاحب بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب ۱۹ مئی کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ وہ مکرم نسیم صاحب سے گی آنا مشن کا چارج لیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو بیش از پیش خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

● برادرم مکرم کپتان ڈاکٹر چوہدری غلام محمد صاحب آف چک چہور ۱۱۷ ۱۶ ماہ حال سے میو ہسپتال میں بعارضہ قلب زیرِ علاج ہیں۔ گو نسبتاً افاقہ تو ہے لیکن بعض علامات تاحال تشویش انگیز ہیں۔ تمام احبابِ جماعت سے شفائے کامل وعاجل اور فعّال عمرِ دراز کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(چوہدری علی اکبر نائب ناظر تعلیم)

برادرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ)

ربوہ ۲۹ مئی۔ برادرم مکرم مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق گزشتہ رات ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ زخم آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے۔ پیپ پہلے سے کم ہے لیکن انفیکشن دُور کرنے کی جو دوائی دی جا رہی ہے اس کی وجہ سے ضعف کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ برادرم منیر احمد صاحب سلمہٗ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ہجرت ۱۳۴۹ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا انتباہ

(۲)

لندن کی پریس کانفرنس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسری اہم بات جو ایک سوال کے جواب میں فرمائی وہ ان تارکانِ وطن کے متعلق ہے جو دوسرے ممالک خاص کر پاکستان سے آکر برطانیہ میں کاروبار کرتے اور محنت مشقت سے روزی کماتے ہیں۔ آپ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پریس کانفرنس میں حضور ایدہ اللہ نے ترکِ وطن کے مسئلہ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے برطانیہ میں سکونت رکھنے والے دوسرے ملکوں کے باشندوں کو اپنے طرزِ عمل سے اہلِ برطانیہ کے دل جیتنے کی نصیحت فرمائی۔ دوسری طرف حضور نے برطانوی نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ ایسی زندگی نہیں گزار رہے جیسی کہ ایک حقیقی انسان کی حیثیت سے انہیں گزارنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے واضح فرمایا کہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انہیں گیا گذرا سمجھ کر ان سے نفرت کی جائے۔ حضور نے فرمایا ہمیں ان کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے اور ہماری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ وہ انسانیت کا احترام کرتے ہوئے اپنے آپ کو نافع الناس وجود بنائیں۔ حضور نے برطانوی نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ انہیں بحیثیت انسان اپنا مقام اور مرتبہ پہچاننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضور نے اہلِ برطانیہ کو محبت، امن اور ہمدردی کا پیغام دیا۔"

(الفضل ۲۲ ہجرت ۱۳۴۹ہش صفحہ اوّل)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تارکانِ وطن جو انگلستان میں آکر کام کرتے ہیں اور انگلستان کے نوجوانوں دونوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ آپس میں پیار اور محبت سے مِل جُل کر رہیں۔ اسی طرح دونوں کے لئے مفید ہے۔ آپ کا تارکانِ وطن سے یہ ارشاد کہ وہ اہلِ برطانیہ کے دل جیتنے کی کوشش کریں نہایت مصلحت آمیز ہے۔ اگر مثلاً پاکستانی اپنا کردار ایسا ظاہر کریں جیسا کہ بطور مسلمان ہونے کے اسلام کی روشنی میں انکو ظاہر کرنا چاہیئے تو ممکن نہیں کہ وہ انگریز کے دل پر اثر نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فرض پاکستانیوں کا ہے جو اسلام کا دم بھرتے ہیں کہ وہ اپنے اعمال کو اسلامی اخلاق کا نمونہ بنائیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو یقیناً ان کے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں وہ دفع ہو جائیں۔ دوسری طرف برطانوی نوجوانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ ایسی زندگی اختیار کریں جو انسانی لحاظ سے قابلِ قدر ہوں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار
الفضل خود خرید کر پڑھے

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

مصائب و مشکلات اور صبر و ثبات

عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْہُ اَحَدًا غَیْرَکَ۔ قَالَ: قُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔"

(مسلم کتاب الایمان باب جامع اوصاف الاسلام ص ۳۰/۱-۱)

حضرت سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے کہا اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ! مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتایئے کہ اس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے یعنی میری پوری تسلی ہو جائے۔ حضورؐ نے جواب دیا تم یہ کہو کہ مَیں اللہ تعالےٰ پر ایمان لایا۔ پھر اس بات پر پکّے ہو جاؤ اور استقلال کے ساتھ قائم رہو۔

(۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔"

(بخاری کتاب الانبیاء ص ۹۵/۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ مَیں گویا رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ گزشتہ انبیاء میں سے ایک نبی کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اس نبی کو اسکی قوم نے مارا اور زخمی کر دیا وہ نبی اپنے چہرہ سے خون پونچھتا جاتا اور کہتا جاتا اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلَاثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَا تَمَسُّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ۔"

(بخاری کتاب الجنائز باب فضل من مات لہٗ ولدٌ ص ۱۶۷/۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اس کو صرف قسم پوری کرنے کے لئے آگ چھوئے گی۔ قسم پوری کرنے سے دراصل قرآنِ کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا یعنی تم میں سے ہر ایک اس آگ میں سے گزرے گا یعنی اس کی جھلک اسے نظر آئے گی۔

قسط ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

- احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کا معائنہ اور طلباء سے حضور کا محبت و شفقت سے لبریز خطاب
- ایک وظیفہ اور گولڈ میڈل دینے کا اعلان، شہر کے اکابرین سے ملاقات
- قائم مقام گورنر جنرل صاحب کی طرف سے حضور کے اعزاز میں سرکاری عشائیہ کا اہتمام
- پچیس۲۵ طلباء کی اجتماعی بیعت ———— !

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اپنی رپورٹ مرسلہ از فری ٹاؤن (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں:۔

فری ٹاؤن (سیرالیون)، رمئی ۱۹۷۰ء

حضور پُرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس سفر روحانی کے پُرکیف مناظر کے کچھ کوائف اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں تحریر کر چکا ہوں۔ ہر نیا دن جو چڑھتا ہے اس کا ایک نیا رنگ ہوتا ہے اور نرالی شان ہوتی ہے۔ آج کا دن بھی اپنی کیفیت کے لحاظ سے منفرد تھا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ

آج صبح پونے دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں تشریف لے گئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ اور باقی اراکینِ قافلہ بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ سکول بہت باموقع جگہ پر واقع ہے۔ صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول ہے اور سکول کے سٹاف اور پرنسپل صاحب کی انتھک محنت کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا شمار یہاں کے چوٹی کے سکولوں میں ہوتا ہے۔ ملک بھر میں سکول نے اپنے معیار خود قائم کئے ہیں۔ سکول جو درحقیقت ہمارے ہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج کے برابر ہے ایک اعلیٰ پیمانے کے انگریزی پبلک سکول سے کسی طرح کم نہیں اس کی شہرت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حکومت سیرالیون نے تمام سکولوں پر پابندی عائد کر دی ہوئی ہے کہ طلباء کے لئے مزید سیٹیں نہ بڑھائیں (یہاں سکولوں میں سیٹیں اور تعداد حکومت کی طرف سے مقرر کی جاتی ہے اور ہمارے ہاں کے میڈیکل کالجوں کی طرح ملک گیر سطح پر مقابلے کے بعد طلباء کے انتخاب اور ترجیح کی بنا پر داخلہ ہوتا ہے۔) صرف ہمارا سکول ہی ہے جسے حکومت نے بار بار لکھا ہے کہ نہ صرف سیٹیں بڑھاؤ بلکہ مزید سیکشن کھولو۔ سکول میں ہر سال نئے کمروں، لیبارٹریوں وغیرہ میں توسیع ہوتی رہتی ہے۔ سکول کا معیار کچھ اس قسم کا ہے کہ لڑکے بے حد باقاعدہ ہیں۔ اگر کوئی طالب علم ایک منٹ کے لئے بھی لیٹ ہو تو اُسے واپس جا کر اپنے گارڈین کے ہمراہ آنا پڑتا ہے۔ صبح اسمبلی کے بعد کلاسوں کے کپتان باقاعدہ پریڈ کے رنگ میں اپنی اپنی کلاس کی حاضری پریفکٹ کو دیتے ہیں۔ پریفکٹ ڈیوٹی پروفیسر کو رپورٹ کرتا ہے اور ڈیوٹی پروفیسر پرنسپل صاحب کو رپورٹ کرتے ہیں۔ تمام سکول مؤدب کھڑا ہوتا ہے۔ ایک غیر از جماعت دوست نے بتایا کہ آپ کے سکول نے ان شوریدہ سر بچوں کو ڈسپلن سکھا کر 'Lamb' بنا دیا ہے۔

یہ سکول ۱۹۶۴ء میں شروع ہوا۔ پہلے پرنسپل مسٹر بی۔اے۔بشیر تھے۔ اس کے بعد مسٹر محمد نذیر احمد صاحب پرنسپل مقرر ہوئے جو ہمارے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ ان کے ساتھ مقامی اساتذہ کے علاوہ طاہر احمد صاحب، عبدالرشید فوزی صاحب، رشید احمد اختر صاحب، حامد اقبال صاحب، ناصر احمد صاحب، حبیب احمد صاحب اور شمشاد علی صاحب بھی شامل کار ہیں۔ ان میں سے اکثر ٹی۔آئی کالج ربوہ کے اولڈ بوائز ہیں اور حضور کے قیام سیرالیون کے دوران جس تندہی اور اخلاص و محبت سے مہمان نوازی کا حق ان سب احباب نے ادا کیا ہے اس کو دیکھ کر دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخری امتحان G.C.E یعنی جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کا ہوتا ہے۔ جسے ویسٹ افریقن ایگزامینیشن کونسل جو مغربی افریقہ کے انگریزی بولنے والے ممالک کا مشترکہ بورڈ ہے لیتا ہے۔ اور سینیئر کیمبرج کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ اس امتحان کے مذہبیات Religious Knowledge کے پرچے میں اسی سکول کا لڑکا ویسٹ افریقہ کے ممالک میں فرسٹ آیا ہے۔ ایک لڑکا نیشنل فٹ بال ٹیم کے لئے بھی منتخب ہوا ہے۔

جس وقت حضور کی کار جس پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا سکول کے خوبصورت احاطے میں داخل ہوئی تو پرنسپل صاحب اور طلباء نے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ تمام طلباء نے بلند آواز سے یک آواز ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحبا کے ساتھ حضور کو خوش آمدید کہا۔ طلباء حفظِ مراتب کے مطابق قطاروں میں کھڑے تھے۔ سب نے سکول کی Maroon (ہلکا عنابی) رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ حضور پہلے پرنسپل صاحب کے کمرے میں تشریف فرما ہوئے۔ جہاں حضور نے سکول کی وزیٹرز بک پر دستخط فرمائے۔ پھر بوٹانیکل گارڈن (ذخیرۂ نباتیات) ملاحظہ فرمایا۔

استقبالیہ ایڈریس

اس کے بعد حضور پنڈال میں تشریف لے گئے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو ابراہیم کانٹے صاحب طالب علم فائینل ایر نے کی۔ اس کے بعد چوہدری محمد نذیر احمد صاحب پرنسپل نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور سکول کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ حضور کی تشریف آوری ایک تاریخی واقعہ ہے جسے آئندہ نسلیں فخر سے یاد کیا کریں گی۔ حضور کی آمد ہمارے لئے سراپا برکت اور رحمت کا باعث ہے۔ اور اس عزت افزائی پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں۔

رپورٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ کس طرح سکول نے چھ سال کے قلیل عرصے میں باوجود نامساعد حالات کے ہر جہت سے قابل قدر ترقی کی ہے۔ پچھلے دو سالوں میں عمارت کی توسیع اور تجربہ گاہوں کی تعمیر اور انہیں ساز و سامان سے لیس کرنے میں تیس ہزار لی اون (یعنی قریباً دو لاکھ روپیہ) خرچ ہوا ہے۔ سکول کے نتائج ماشاء اللہ نہایت اعلیٰ اور اس کا کھیلوں میں ریکارڈ شاندار رہے۔ فٹ بال میں مغربی ایریا کے رنرز اپ ہیں۔ ایک لڑکا نیشنل فٹ بال ٹیم میں منتخب ہوا ہے جس پر اسے گولڈ میڈل کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ طلباء کی اخلاقی تربیت و اصلاح اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ آخر میں انہوں نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کو اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور خدمت کا ذریعہ بنائے۔ اور اس سکول کے فارغ التحصیل سابقہ، موجودہ اور آئندہ طلباء دین و دنیا میں سرخرو ہوں۔

حضور کا محبت و شفقت سے لبریز خطاب

دس بج کر دس منٹ پر حضور کا نہایت روح پرور اور محبت سے لبریز خطاب شروع ہوا۔ حضور نے فرمایا میں اپنے بچوں سے مل کر جو اس سکول میں پڑھتے ہیں بہت خوش ہوا۔

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال آمد

میں نے آپ کی کامیابیوں کی بہت دل خوش کن رپورٹ سُنی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں مستقبل میں آپ کے لئے اس سے بھی کئی گنا بڑھ کر کامیابیاں مقدر ہیں۔ حضور کا خطاب حسب معمول انگریزی میں تھا۔ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ سکول کے چھوٹے بچے بھی میری بات کو سمجھ سکیں اسلئے بہت سادہ الفاظ میں بات کرونگا۔ آپ قادرِ مطلق، علیم، خبیر خدا کو ماننے والے ہیں۔ وہ خود ہے اور دوسرے اسی کی وجہ سے ہیں۔ سب کچھ اس نے ہمارے لئے پیدا کیا اور تمام کائنات کو ہمارا خادم بنایا۔ اس نے اسّی سال پہلے اپنے ایک بندے کو چُنا۔ آپؑ قادیان کی گمنام بستی میں رہتے تھے آپؑ کو کوئی جانتا تک نہیں تھا۔ آپؑ کے رشتے دار آپؑ کو اہمیت نہ دیتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو چُنا اور فرمایا کہ انسانوں کو جو مجھے بھول چکے ہیں میری طرف بلاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا کہ وہ آپؑ کی مدد کرے گا اور آپؑ کے ساتھ ہوگا۔ آپ مخالفت کے باوجود فتح پائیں گے اور آخری جیت آپؑ ہی کی ہوگی۔ جب آپؑ نے دنیا میں اعلان کیا کہ آپؑ روشنی اور نجات اور یقین کی شمع جلانے آئے ہیں تو دنیا آپؑ کی مخالفت پہ کمر بستہ ہوگئی۔ اس نے چاہا کہ اس تنہا آواز کو دباوے لیکن وہ ایسا نہ کرسکی۔ اب آپ میں سے ہر ایک اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے دعوے میں سچے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا درست تھا۔ آپؑ کی آواز اسی آواز کی صدائے بازگشت ہے جو اللہ تعالےٰ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اٹھائی گئی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیم، خبیر اور قدیر ہے۔ تمام حسن کا منبع اور تمام علم کا سرچشمہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اس نے خود بنائی ہے اور جو کچھ اس کائنات میں ہے وہ ہماری خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو خلق کی یہ حقیقت ہمارے کندھوں پہ بہت بڑی ذمہ داری ڈال دیتی ہے۔ اس نے ہر چیز ہماری خادم اور نوکر بنا کر پیدا فرمائی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ ہر چیز کی تسخیر کرسکے اور بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے اسے اپنا غلام بنا کر انسان کی خدمت پر لگادے۔ حضور نے فرمایا ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت پیدا کی ہے۔ اگر ہم کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کریں تو یقیناً طبعی طاقتوں کو اپنے قابو میں لاسکتے ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ انسان اور اس کائنات میں بہت گہرا تعلق ہے۔ ہمیں اشیاء کی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے۔ ماحول کا دلچسپی سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حضور نے سورج، چاند اور ستاروں کے اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اب آپ باقاعدہ طالب علم ہیں۔ یہ تو دراصل آپ کی ٹریننگ ہے کہ آپ قوانینِ قدرت کا بغور مطالعہ کرسکیں۔ انسان ہمیشہ طالب علم رہتا ہے۔ میں نے خود آپ بچوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ کی روحیں بہت پیاری اور حسین رُوحیں ہیں۔ آپ دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں۔ یاد رکھیں سب انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں برابر ہیں۔ انشاءاللہ اب آپ انسان کی نظر میں بھی برابر ہوکر رہیں گے۔ ایک عظیم دن طلوع ہوچکا ہے اور وہ آپ کی عزت اور تکریم کا دن ہے۔ دنیا نے یہ بات پالی ہے اور اب آپ کے خلاف امتیازی سلوک برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں تو یقیناً آپ کامیاب ہونگے اور دنیا کی لیڈری آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔ تب ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کو صدیوں اپنے ظلم و تشدّد کا نشانہ بنائے رکھا آپ کہہ سکیں گے کہ تم ہمارے ملک کو ××× (ناجائز طلب منفعت) کرنے آئے تھے لیکن ہم محبت سکھانے آئے ہیں کیونکہ اسلام کسی سے نفرت نہیں سکھاتا محبت اور ہمدردی سکھاتا ہے۔ اگر آپ کو علم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کتنی محبت کرتا ہے، اگر آپ اپنی ذمہ داریاں سمجھ لیں اور ان کے مناسب حال محنت کریں تو آپ ایک دن دنیا کے رہبر بن جائیں گے۔ آپ سے ناجائز فائدہ اٹھانیوالے اپنی غلطی کو تسلیم کریں گے اور آپکو عزت کے ساتھ برابری کے مقام پر فائز کیا جائیگا۔ آپکو برابری کا، برابر کی ترقی کا حق ضرور ملے گا۔ یہی میرا پیغام ہے۔ افریقہ کی نئی نسل کے کندھوں پر بہت عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔ آپ میں یہ صلاحیت ہے کہ آپ بڑی سے بڑی ذمہ داری کو نبھا سکیں۔ میں آپ کے چہروں میں مستقبل کے عظیم لیڈروں کے چہرے دیکھ رہا ہوں۔ تمام دنیا آپ کے لئے بنائی گئی ہے۔ علم کے دروازے آپ پر کھول دیئے گئے ہیں۔ آپ مت سمجھیں کہ علم کا میدان تنگ ہوچکا ہے۔ انسان نے جو کچھ دریافت کیا ہے وہ تو بحر اوقیانوس کے مقابلے پر زیادہ سے زیادہ ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے ابھی باقی سمندر کا انکشاف آپ کے لئے مقدر ہے۔ انشاءاللہ آپ اس میں کامیاب ہوں گے۔ حضور نے فرمایا میرا پیغام امید کا پیغام ہے۔ اُٹھو اور دلوں میں علم و ایمان کی شمعیں روشن کردو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی روشنی آپ کو مل جائے تو آپ نہ صرف دنیا کے بہترین سائنسدان اور عالم بلکہ دنیا کے بہترین انسان بن جائیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو طاقت دے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کرسکیں اور ان کا حق ادا کرسکیں۔ آمین

دس بجکر چالیس منٹ پر حضور کی یہ درد اور محبت سے لبریز تقریر ختم ہوئی۔

وظیفہ اور گولڈ میڈل دینے کا اعلان

اس کے بعد حضور نے ایک وظیفے کا اعلان فرمایا۔ جو فارم IV میں فرسٹ آنے والے طالب علم کو دیا جائے گا حضور نے ایک گولڈ میڈل کا بھی اعلان فرمایا۔ یہ اس لڑکے کو ملے گا جو فائنل امتحان میں اسلامیات میں سکول میں اوّل آیا ہو۔ حضور نے فرمایا یہ وظیفہ اور گولڈ میڈل اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک میں زندہ ہوں۔ (اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو لمبی فعّال زندگی عطا فرمائے۔ آمین) اس کے بعد حضور نے تقسیم انعامات فرمائی۔ انٹر ہاؤس مقابلوں میں ناصر ہاؤس اوّل آیا تھا حضور نے مسکرا کر فرمایا یہ تو میرا ہاؤس ہے۔ الیو سائن کروما کیپٹن ناصر ہاؤس کو فضل عمر شیلڈ عطا فرمائی۔ یہ اس شیلڈ کا پہلا سال ہے۔

یہ امر درج ہونے سے رہ گیا کہ تقسیم انعامات کے بعد اور بیعت سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکول کی فزکس اور بائیالوجی کی نہایت اعلیٰ لیبارٹریوں کا افتتاح فرمایا۔ فزکس کی لیبارٹری جدید ترین ساز و سامان سے آراستہ ہے۔ بائیالوجی کی لیبارٹری اور میوزیم بھی ہمارے ہاں کے کسی عام ڈگری کالج کی لیبارٹری سے بہتر ہیں۔ میوزیم کا حضور نے خصوصاً تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ مختلف جانوروں کے نمونے بوتلوں میں بند کرکے نہایت قرینے اور صفائی سے رکھے ہوئے تھے۔ افریقہ کے سانپوں کے نمونے بھی موجود تھے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک سانپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے جسے African beauty افریقن بیوٹی یعنی افریقہ کا حسین سانپ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

ایک طالب علم مومو کمارا کو حضور نے گولڈ میڈل دیا۔ اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی جو دس بجکر اڑتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس تقریب کے دوران پاکستان، سیرالیون اور جماعت احمدیہ کے جھنڈے بلند پولوں پر لہرا رہے تھے۔ سکول کا ماٹو Truth Shall Triump حق کی فتح ہوگی۔ جلی حروف میں لکھ کر آویزاں کیا گیا تھا۔ اسی طرح جگہ جگہ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی عربی نظموں کے اشعار اور الہام I Shall give You A large party of Islam اور استقبالیہ کلمات اھلاً و سھلاً و مرحبًا کپڑے پر قطعات کی صورت میں لٹکائے ہوئے تھے۔

پچیس طلباء کی اجتماعی بیعت

تقریب کے بعد فائینل سال فارم V کے پچیس طلباء اجتماعی بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضور نے ان سب کیلئے اجتماعی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور استقامت بخشے۔ آمین

طلباء کی بیعت کے بعد حضور نے سٹاف، طلباء اور احباب کے ساتھ فوٹوز کھنچوائے۔ حضور نے اپنے کیمرے سے بھی فوٹو لئے۔ اس کے بعد حضور مع خدام قافلہ سوا بارہ بجے اپنی قیام گاہ لاج میں پہنچ گئے۔

شام کو فری ٹاؤن کے اکابر اور معززین حضور سے ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ جن میں سے تین پیراماؤنٹ چیف تھے۔ احبابِ جماعت کو بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ خواتین حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں ملاقات کیلئے حاضر ہوئیں۔

قائم مقام گورنر جنرل کی طرف سے سرکاری عشائیہ کا اہتمام

رات کو آٹھ بجے ہزایکسیلنسی ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب نے حضور کے اعزاز میں سٹیٹ ڈنر (سرکاری عشائیہ) دیا۔ جس میں

چندہ جلسہ سالانہ کی باقساط ادائیگی ابھی سے شروع کر دی جائے۔ (ناظر بیت المال آمد)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے علاوہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون پیراماؤنٹ چیف این۔ کے گمانگا پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون مسٹر ایم۔ کے بونگے Bongay جنرل سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون مولوی بی اے بشیر سابق امیر جماعت ہائے سیرالیون۔ مسٹر محمد نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول شامل ہوئے۔ قافلے میں سے برادرم ظہور احمد صاحب باجوہ۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب، مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اور خاکسار راقم شامل ہوئے۔ معززین شہر میں سے رومن کیتھولک چرچ کے بشپ۔ مسٹر ایم ایس مصطفیٰ سابق نائب وزیر اعظم۔ مسٹر لامین صدیق (Lamin) مستقل سیکرٹری امور داخلہ مسٹر اے کے۔ زبیری سیکرٹری مسلم کانگریس کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ حضور اپنی پیاری جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بخیریت مراجعت کے لئے دردِ دل سے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ اور اراکین قافلہ کی طرف سے سلام قبول ہو۔

مجالس انصار اللہ ضلع پشاور کا آٹھواں کامیاب سالانہ اجتماع

مرکز سے علماء کرام کی تشریف آوری اور ایمان افروز تقاریر

مجالس انصار اللہ ضلع پشاور کا آٹھواں دو روزہ سالانہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی کے ساتھ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۷۰ء مطابق ۱۷ ہجرت ۱۳۴۹ ہش اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع امسال بھی مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید اور مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب قائد وقف جدید نے اس اجتماع میں شمولیت فرمائی۔

دیگر تربیتی پروگراموں کے علاوہ اس موقعہ پر ایک پریس کانفرنس کا اہتمام بھی کیا گیا۔ نیز تحریک جدید کے کارہائے نمایاں بسلسلہ تبلیغ اسلام سلائیڈز کے ذریعہ حاضرین کو دکھائے گئے اس پروگرام میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت معززین شہر نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ پریس کانفرنس سے متعلق خبریں مقامی اخبارات نے شائع کیں۔ اجتماع کے چار اجلاس ہوئے جو روحانی کیف و سرور سے لبریز تھے خاص طور پر شبینہ اجلاس میں حاضرین پر وجد کا سا عالم طاری تھا۔ اجلاس چہارم میں حاضرین کو سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ جن کے جوابات علماء کرام نے دئے۔

اجتماع کا آغاز ۱۶ مئی کو پونے پانچ بجے شام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب صدر مجلس نے عہد دہرانے کے بعد اپنے خطاب سے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ نظم مکرم مرزا آفتاب احمد صاحب نے پڑھی اور جب پروگرام درس تدریس کا سلسلہ جاری ہوا تو پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے درس قرآن پاک دیا۔ اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے درس حدیث دیا پھر مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب نے کتب حضرت مسیح موعودؑ سے درس دیا اس کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "ربانی برادری" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ مومنین کا رشتہ اخوت کیا ہے اور اس رشتہ کی وجہ سے ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اس اجلاس کے اختتام پر ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں انصار کے علاوہ خدام اور اطفال نے بھی حصہ لیا۔ علماء کرام کے اعزاز میں مجلس کی طرف سے دعوتِ عصرانہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس میں غیر از جماعت معززین شہر کے علاوہ مقامی پریس اور ریڈیو کے نمائندوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر معززین شہر اور نمائندگان پریس نے علماء کرام سے مختلف موضوعات پر سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ رہا اور حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اس موقعہ پر مجلس کی طرف سے جملہ احباب کو چائے بھی پیش کی گئی۔ اسی روز دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر پرمغز تقریر فرمائی۔

اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "اشاعت اسلام دنیا کے کناروں تک" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد احمدیت کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے مناظر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے سلائیڈز پیش فرمائے اور ساتھ ساتھ ان سلائیڈز کی تفصیل احباب کو بتائی یہ دلچسپ پروگرام قریباً دس بجے رات ختم ہوا۔ اس کے بعد تمام حاضرین اجتماع کو اجتماعی کھانا پیش کیا گیا۔

مورخہ ۱۷ مئی بروز اتوار تیسرا اجلاس نماز تہجد و فجر کے بعد درس تدریس سے شروع ہوا۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے درس قرآن پاک اور مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ نے درس حدیث دیا نماز تہجد میں غلبہ اسلام اور حضور کے سفر یورپ و افریقہ کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعائیں بھی کی گئیں۔

اجلاس چہارم ۱۷ مئی بروز اتوار صبح ۸ بجے تلاوت قرآن پاک و نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق پہلے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے اس مبارک تحریک کی اہمیت اور افادیت بتانے کے بعد احباب کو اس سلسلے میں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ دوسری تقریر مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب مربی سلسلہ نے بعنوان سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمائی۔ ازاں بعد مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب نے تربیت اولاد کے بارے میں "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی اس کے بعد مقررہ عنوانات پر تقریری مقابلہ ہوا جس میں گیارہ انصار نے حصہ لیا اور یہ دلچسپ پروگرام ایک گھنٹہ کے قریب جاری رہا۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم فارسی کلام اور اس کا منظوم اردو ترجمہ (جو آپ نے ہی کیا تھا) خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب صدر مجلس نے مجالس ضلع پشاور کے کارکنان کو حسن کارکردگی کے انعامات تقسیم کئے اسی طرح تقریری مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار و خدام کو بھی انعامات مرحمت فرمائے۔

تقسیم انعامات کی تقریب کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ نے اختتامی خطاب کیا آپ نے جملہ انصار کو ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا جو خلافت ثالثہ کے عظیم الشان عہد میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ عہد دہرانے اور دعاؤں کے ساتھ یہ روحانی بابرکت اجتماع قریب ایک بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ اجتماع کے دوران جملہ مہمانوں کی رہائش اور کھانے وغیرہ کے جملہ انتظامات مجلس انصار اللہ پشاور نے کئے۔ غیر از جماعت (اور مقامی [illegible])

م احباب کے علاوہ اس اجتماع میں جماعت ہائے احمدیہ نوشہرہ۔ پبی۔ رسالپور مردان۔ ٹوپی۔ چارسدہ۔ شیخ محمدی بازید خیل۔ سفید ڈھیری اچینی۔ کوہاٹ پاڑہ چنار ہری پور اور آزاد کشمیر کے احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ احباب کے اخلاص میں مزید برکت دے اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے آمین۔ (ناظم انصار اللہ ضلع پشاور)

گمشدہ گھڑی کی تلاش

ایک کلائی کی گھڑی "سیکو" ایک ہفتہ ہوا ربوہ میں راہ چلتے گم گئی تھی۔ تلاش کی گئی لیکن نہیں ملی اگر کسی کو ملی ہو تو سعیدہ منزل دارالرحمت سے رابطہ قائم کریں بیس ۲۰ روپے انعام دیا جائے گا توفیق کمال دارالصدر غربی

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ اپریل ۱۹۷۰ء تا ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء

(قسط ۲)

احباب ان تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں حسناتِ دارین سے نوازے۔ (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۴۰۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کوئٹہ	۳۸—۰۰
۴۱۔ وکالتِ مال ثانی تحریک جدید ربوہ	۱۰۰—۰۰
۴۲۔ محی الدین صاحب راجیکی گوجرانوالہ	۴۰—۰۰
۴۳۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۱۴—۰۰
۴۴۔ سردار نذیر احمد صاحب نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ	۱۰—۰۰
۴۵۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ چک جھمرہ	۱۳—۰۰
۴۶۔ بیگم صاحبہ بشیر الدین صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰—۰۰
۴۷۔ میجر منظور احمد صاحب 〃 〃	۱۰—۰۰
۴۸۔ بشریٰ محمود نواز صاحب کراچی	۲۵—۰۰
۴۹۔ آمنہ عنایت صاحبہ 〃	۱۰—۰۰
۵۰۔ بیگم ایم اے خورشید صاحب کراچی	۱۱—۰۰
۵۱۔ آمنہ بیگم صاحبہ کراچی	۱۵—۰۰
۵۲۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لائل پور	۳۸—۰۰
۵۳۔ لیڈی ڈاکٹر اقبال انور صاحبہ مردان	۵۰—۰۰
۵۴۔ ملک عبدالمومن صاحب 〃	۱۰۰—۰۰
۵۵۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰
۵۶۔ اہلیہ صاحبہ عبدالمنان صاحب رشدی سیالکوٹ (قیمت انگوٹھی طلائی)	۸۲—۰۰
۵۷۔ بیگم صاحبہ محمد عزیز احمد صاحب بذریعہ چوہدری ثناء اللہ صاحب شبلی لاہور (قیمت دو عدد طلائی چوڑیاں)	۲۵۴—۰۰
۵۸۔ محاسب صاحب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	۲۰—۰۰
۵۹۔ چوہدری عابد علی صاحب بڑ پرانی انارکلی لاہور	۸—۵۰
۶۰۔ میجر منظور احمد صاحب حلقہ گڑھی شاہو لاہور	۱۰—۰۰
۶۱۔ بیگم سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۵—۰۰
۶۲۔ ملک الطاف حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پیراں غائب	۱۱—۰۰
۶۳۔ الحاج میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۵۰—۰۰
۶۴۔ سعید الرحمٰن صاحب و عطاء الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا	۱۰۲—۰۰
۶۵۔ افراد خاندان مجیب الرحمٰن صاحب پراچہ 〃	۱۰۰—۰۰
۶۶۔ شریف احمد صاحب چک ۲۶۶/۲۵۸ ضلع مظفر گڑھ	۱۰—۰۰
۶۷۔ مرزا محمد حسین صاحب کراچی	۲۵—۰۰
۶۸۔ عبدالواحد صاحب سیکرٹری مال گوجرخان	۲۰—۰۰

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سترھویں سالانہ تربیتی کلاس کے

شب و روز

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام سترھویں سالانہ تربیتی کلاس ۱۵ ہجرت سے "ایوانِ محمود" میں جاری ہے۔ اس کلاس کا افتتاح محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے فرمایا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تک اس کلاس کے تمام پروگرام نہایت عمدگی اور کامیابی سے چل رہے ہیں۔ خدام بڑی توجہ، انہماک اور ذوق و شوق سے کلاس کے پروگراموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس وقت تک اس کلاس میں ۱۴۳ مجالس کے ۲۱۵ خدام شامل ہو چکے ہیں۔ نمائندگی کے لحاظ سے ضلع شیخوپورہ کا نام سرِفہرست ہے۔

روزانہ پروگرام:۔ کلاس کے پروگرام روزانہ صبح سوا تین بجے سے شروع ہو کر پونے نو بجے رات تک جاری رہتے ہیں۔ صبح نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید و درس حدیث کا پروگرام ہوتا ہے جو مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم بشیر احمد صاحب شمس دیتے ہیں۔ پانچ بجے سے ساڑھے سات بجے تک اجتماعی ورزش اور ناشتہ وغیرہ کا پروگرام ہوتا ہے۔ محترم مہتمم صاحب صحت جسمانی کی زیرِ نگرانی تمام خدام میدان میں جمع ہو کر اجتماعی طور پر ورزش کرتے ہیں۔ ساڑھے سات بجے سے بارہ بجے تک مختلف مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ حدیث مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، کلام مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف ایک ہفتہ تک پڑھاتے رہے ہیں اب مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر پڑھا رہے ہیں۔ قرآن مجید مکرم نور الحق صاحب انور ایک ہفتہ پڑھا چکے ہیں اب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری پڑھا رہے ہیں۔

ردِّ عیسائیت:۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر پڑھا رہے ہیں۔

درس کتب حضرت مسیح موعودؑ:۔ پہلا ہفتہ مکرم مولوی صدیق احمد صاحب اور اب عبدالغفار صاحب بہاولپوری درس دے رہے ہیں۔

فقہ:۔ مکرم مولانا محمد احمد صاحب ثاقب پڑھا رہے ہیں۔

ابتدائی طبی امداد و شہری دفاع:۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب پڑھا چکے ہیں اور اب مکرم مبارک مصلح الدین صاحب پڑھا رہے ہیں۔

ابتدائی عربی قواعد:۔ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب پڑھا رہے ہیں۔

اس پروگرام کے دوران پندرہ پندرہ منٹ کے لئے دو دفعہ تفریح کا وقفہ بھی ہوتا ہے۔

دوپہر کے کھانے اور قیلولہ کے بعد چار بجے شام سے پانچ بجے تک مکرم مبارک احمد صاحب ساقی اور مکرم داؤد احمد صاحب حنیف کی زیرِ نگرانی خدام کو تقاریر کی مشق کروائی جاتی ہے۔

تقاریر:۔ روزانہ سوا پانچ بجے سے چھ بجے شام تک کسی ایک علمی موضوع پر علماء سلسلہ کی تقاریر کا سلسلہ جاری ہے۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل تقاریر ہو چکی ہیں:

۱۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مقدس جوانی)
مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا۔

۲۔ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات
مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

۳۔ حضرت مسیح موعود کے کارنامے
مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے۔

۴۔ اسلام اور تسخیرِ قمر
مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

۵۔ نظامِ خلافت کی اہمیت و برکات
مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔

۶۔ جماعت احمدیہ اور تبلیغ اسلام
مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

۷۔ خلافتِ ثالثہ کی تحریکات — مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

۸۔ الخیر کلّہٗ فی القرآن — مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی۔

۹۔ اشتراکیت کیا ہے — مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔

کھیلیں:۔ اس دفعہ محترم صدر صاحب کی ہدایت کے پیشِ نظر کھیلوں پر خاص توجہ دی گئی ہے اور خدام کے لئے والی بال، فٹ بال، رنگ وغیرہ کھیلوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہر خادم کے لئے کھیل میں بھی حصہ لینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ شام چھ بجے سے سات بجے تک خدام بڑے شوق کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔

اس کلاس کا خاص پہلو یہ ہے کہ خدام بڑے ذوق و شوق کے ساتھ تمام پروگراموں میں حصہ لے رہے ہیں اور کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ کلاس ان کے لئے ہر لحاظ سے مفید ثابت ہو اور وہ مرکزِ سلسلہ میں گزارے ہوئے ان دنوں میں خدا تعالیٰ کی بے شمار برکتوں، فضلوں اور رحمتوں کے وارث بن کر اپنے گھروں کو جائیں۔ اور وہاں جا کر اس کلاس کے اثر کو دوسرے خدام بھائیوں تک وسیع کریں۔

مہتمم اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائینگے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۴۱

میں چوہدری اعجاز احمد ولد چوہدری عبدالمالک صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۸۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ چوہدری اعجاز احمد ۸۲/R بلاک ۲ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس کراچی

گواہ شد:۔ ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ کراچی

مسل نمبر ۲۰۰۴۲

میں افتخار احمد سہروردی ولد محمد عبدالغفور صاحب سہروردی مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت مئی ۱۹۲۳ء ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۷۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ افتخار احمد سہروردی ۲/۲۱ ۱۸ P.E.C.H.S. کراچی نمبر ۲۹

گواہ شد:۔ ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔

. . . .

. . . .

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۰۴۳

میں پروین اختر زوجہ ملک عبداللطیف صاحب اعوان قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور شہر۔ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات ... ـــــ ۳۰۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ـــــ ۷۰۰ "

۳۔ زیورات طلائی ہار و ٹوپس ایک ماشہ مالیتی ۳۰۵۰-۱۹۴۶

۲۶۲۳-۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ پروین اختر زوجہ عبداللطیف اعوان ایم اے بی ایس۔ سی پی ایم بہاولپور

گواہ شد:۔ عبداللطیف اعوان خاوند موصیہ ایم اے۔ بی ایس سی لیڈ بہاولپور

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر صدر جماعت احمدیہ بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۰۰۴۴

میں عبداللطیف اعوان ولد کریم بخش صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۶/۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

نقد ... ـــ ... ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۲۹۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبداللطیف اعوان ایم۔ اے بی۔ ایس سی بی ایڈ محلہ مخدوم پورہ بہاولپور۔

گواہ شد:۔ رانا مبارک احمد سیکرٹری مال۔ بہاولپور۔

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر۔ صدر جماعت احمدیہ بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۰۰۴۵

میں سیدہ منیرہ کمال زوجہ سید کمال یوسف صاحب۔ قوم سید گیلانی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ـــ ۹۰۰ روپے

(۲) زیور طلائی وزنی، تولے مالیتی ۱۱۲۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ سیدہ منیرہ کمال کوارٹر تحریک جدید۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ کمال یوسف خاوند موصیہ مبلغ سکنڈے نیویا۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور والد موصیہ انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۰۴۶

میں ارشاد احمد ولد فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۳۹ سال ۴ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوبیال ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ ارشاد احمد جوبیان P.O. بجیرہ۔ ضلع ہزارہ

گواہ شد:۔ عبدالکریم ولد دین محمد بمقام کوٹھہ ضلع ہزارہ۔

گواہ شد:۔ محمد اسلم خان ٹھیکیدار مجرعہ دو بندی ضلع ہزارہ۔

درود میں برکات اور انعامات کے نزول کیلئے حضرت ابراہیم کی مثال دینے کی وجہ

بعض لوگوں کی طرف سے پیش کیا جانے والا ایک اعتراض اور اس کا جواب

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ بعض لوگوں کے اِس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں تو اللہ تعالےٰ نے درود میں اپنی برکات اور انعامات کے نزول کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کیوں مثال دی؟ فرماتے ہیں :۔

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح قومی نبیوں میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں کمال کو پہنچ گئے تھے اسیطرح رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو جمیع عالم کی طرف نبی ہیں اور ایک الگ جنس ہیں اس میں وہ اپنے کمال کو پہنچ جائیں جیسے سنگترہ اور ہے اور بڑا یا آم اور۔ جب ہم کہیں گے کہ سنگترہ کی طرح آم اپنے کمال کو پہنچ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ وہ ایک ہزار پھل دے بلکہ مطلب یہ ہوگا کہ آم آٹھ دس ہزار پھل دے۔ اسیطرح جب ہم یہ کہیں گے کہ سنگترے کی طرح بڑ اپنے کمال کو پہنچ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ وہ بیس پچیس فٹ اونچا ہو جائے بلکہ یہ مطلب ہوگا کہ وہ دو سو فٹ اُونچا ہو جائے۔ تو درحقیقت درود کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح ابراہیمؑ اپنی جنس میں کمال درجہ کا وجود تھا اسیطرح اے خدا تُو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی جو جمیع عالم کی طرف نبی ہیں ان کی جنس کے لحاظ سے جو سب سے بڑا درجہ ہے انہیں عطا کر یعنی اس کو جتنا بڑا ہونا ہونا چاہیئے اتنے بڑے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہو جائیں اور اس کا جتنا پھیلاؤ ہونا چاہیئے اتنا پھیلاؤ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہو جائے۔ اور جتنا اسے پھل لگنا چاہیئے اتنا پھل ان کو لگ جائے۔ گویا درود میں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا جس طرح ابراہیمؑ اپنی محدود جنس میں کمال کو پہنچا ہے اسیطرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا میں اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی نے ایک بکری لی اور اللہ تعالےٰ نے اس میں ایسی برکت ڈالی کہ اس نے ڈیڑھ سیر دودھ دینا شروع کر دیا اور دو بچے ششماہی دینے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد جب کوئی شخص گائے لیگا تو وہ کہے گا اے خدا جس طرح تُونے فلاں کی بکری میں برکت ڈالی تھی اسیطرح میری گائے میں بھی برکت ڈال دے۔ اب کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ یہ گائے ڈیڑھ سیر دودھ دینے لگ جائے اور ہر چھٹے مہینے دو بچے دیدے۔ کبھی کسی گائے نے ایسا نہیں کیا۔ اچھی گائے کبھی بھی ڈیڑھ سیر دودھ نہیں دیتی اور نہ ہی کوئی گائے چھ ماہ میں دو بچے دیتی ہے بلکہ اسکی دعا کا مفہوم یہ ہوگا کہ جس طرح فلاں بکری بکریوں میں اچھی ثابت ہوئی ہے اسیطرح یہ گائے گائیوں میں اچھی ثابت ہو۔ تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کے یہی معنے ہیں کہ جس طرح ابراہیمؑ اپنی قسم کے لوگوں میں سے انتہائی درجہ کے کمال کو پہنچ گئے اسیطرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کام کے لحاظ سے کمال کو پہنچ جائیں۔ ابراہیمؑ بنی اسرائیل کے لئے تھے جس طرح انہوں نے بنی اسرائیل میں اپنا کمال دکھایا اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا میں کمال دکھائیں۔ تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کے معنے ہم یہ کریں گے کہ اے خدا جس طرح تُونے ابراہیمؑ کو بنی اسرائیل کے لئے برکت دی جو دنیا کا ہزارواں حصّہ ہے اسیطرح تُو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور جو بنی اسرائیل سے ایک ہزار گنا بڑی ہے ابراہیمؑ سے ہزار گنا زیادہ برکت دے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۷۹، ۳۸۰)

باسکٹ بال اور کرکٹ کے کھیلوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاندار کامیابی

سکول نے باسکٹ بال میں انٹرڈویژنل چیمپین شپ جیت لی

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ سکول ہذا کی باسکٹ بال اور کرکٹ کی ٹیموں نے ضلع اور ڈویژن کے مقابلہ جات جیتنے کے بعد سرگودہا بورڈ کی طرف سے منعقد ہونے والے حالیہ انٹرڈویژنل میچوں میں شاندار کھیل کا مظاہرہ کرکے اور تمام ٹیموں کو شکست دے کر باسکٹ بال میں چیمپئن شپ جیت لی اور کرکٹ میں دوم پوزیشن حاصل کی۔ باسکٹ بال میں اب ہماری ٹیم سرگودہا بورڈ کی چیمپین ہے۔

باسکٹ بال کا فائنل میچ پچھلے دنوں اسلامیہ ہائی سکول جناح کالونی لائلپور کے ساتھ کھیلا گیا جس میں ہمارے سکول نے ۷۱ اور مخالف ٹیم نے ۳۸ سکور کیا۔ سکول کی طرف سے بہترین کھیل کا مظاہرہ عمر فاروق، شمیم پارہ اور ظہور الدین نے کیا۔ اوّل الذکر دونوں کھلاڑیوں نے علی الترتیب ۳۴ اور ۳۲ سکور کئے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ہماری یہ ٹیم سالِ رواں کے دوران منعقد ہونے والے متعدد آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹوں میں چیمپین شپ حاصل کر چکی ہے۔ آل پاکستان سطح پر ہونے والے فرسٹ کلاس باسکٹ بال کے فائنل میچوں میں سب سے زیادہ سکور کا ریکارڈ بھی ہمارے ہی سکول کے طلباء عمر فاروق اور شمیم پارہ کا ہے۔ عمر فاروق نے آل پاکستان نکلسن باسکٹ بال ٹورنامنٹ ڈسکہ میں ۷۸ اور شمیم پارہ نے تیسرے نیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ ایبٹ آباد میں ۷۹ سکور کرکے ریکارڈ قائم کیا ہوا ہے۔ اسی طرح شمیم پارہ اور سید شکیل احمد بورڈ کی ٹیم میں جس میں ایف اے تک کالج کے طلباء بھی ہوتے ہیں منتخب ہو چکے ہوئے ہیں۔

اگرچہ چند سال سے ہماری باسکٹ بال ٹیم کی کارکردگی ضلع اور ڈویژن میں بہتر چلی آرہی ہے لیکن امسال خصوصاً بہترین کارکردگی کے طفیل ٹیم نے قومی شہرت حاصل کر لی ہے جسے محترم ڈویژنل انسپکٹر صاحب سرگودہا ڈویژن نے بایں الفاظ تسلیم کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا ہے:۔

" ربوہ کی باسکٹ بال ٹیم تو قومی شہرت حاصل کر چکی ہے۔"

امسال کرکٹ میں بھی سکول کو خصوصی امتیاز حاصل ہوا ہے اور یہ ٹیم ضلعی اور ڈویژنل میچوں کے بعد رنرز ڈویژنل کے فائنل تک پہنچی ہے اور دوسری پوزیشن حاصل کرکے انعام حاصل کیا۔ سکول کے محمد اشرف اور طلعت محمود نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا ہے۔ اوّل الذکر سیکنڈری بورڈ سرگودہا کی ٹیم میں منتخب کئے جا چکے ہیں۔

خاکسار حبیب الرحمٰن

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ضرورت ہے

ایک ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے جو انٹرنیشنل ٹریکٹر کا تجربہ رکھتا ہو۔ محکمہ زراعت سے فارغ شدہ ڈرائیور کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ معقول ہو گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)